اذکروا محاسن موتاکم وکفوا عن مساویہم

حیات وخدمات

حضرت الحاج قاری شفیق احمد صاحبؒ بانی و مہتمم مدرسہ فیض القرآن نگینہ

بحکم

حضرت الحاج احسان الدین فاروقی صاحب دامت ظلہم العالی

منیجر و مہتمم مدرسہ فیض القرآن نگینہ

زیر نگرانی

حضرت الحاج قاری حسین احمد صاحب دامت برکاتہم

سابق صدر مدرس مدرسہ فیض القرآن نگینہ

ترتیب

مفتی ڈاکٹر محمد قمر عالم قاسمی نبیرہ حضرت والاؒ

خادم تدریس وافتاء مدرسہ قاسمیہ عربیہ نگینہ

ناشر:

شعبہ نشر واشاعت مدرسہ فیض القرآن محلہ قاضی سرائے نگینہ بجنور

نام کتاب: ـــــــ حیات وخدمات الحاج قاری شفیق احمد صاحبؒ
بانی ومہتمم مدرسہ فیض القرآن نگینہ بجنور

HAYAT-W-KHIDMAT

QARI SHAFIQ AHMAD SB RH

MOHTAMIM MADARSA FAIZUL QURAN NAGINA

ترتیب: ـــــــ مفتی ڈاکٹر محمد قمر عالم قاسمی خادم تدریس وافتاء مدرسہ قاسمیہ عربیہ نگینہ

Dr Mufti Mohammad Qamar Alam Khadim Madarsa Qasmia Arabia Nagina Bijnori Mb:9423402455

کمپیوٹر کمپوزنگ: ـــــــ مفتی محمد قمر عالم قاسمی 9423402455

پرنٹرس: ـــــــ القاسم کمپیوٹر نگینہ 9548533387

تعداد: ـــــــ ایک ہزار (۱۰۰۰)

اشاعت: ـــــــ جمادی الثانی ۱۴۴۲ھ مطابق جنوری ۲۰۲۱ء

ملنے کا پتہ:

مدرسہ فیض القرآن نگینہ ضلع بجنور (یوپی) ـــــــ 9997534792

مفتی محمد قمر عالم استاذ مدرسہ قاسمیہ عربیہ نگینہ ـــــــ 9423402455

مفتی جلیل احمد صاحب رحمہ اللہ مہتمم جامعہ رشیدیہ پھلواڑ

مفتی جلیل احمد صاحبؒ سے حضرت قاری صاحبؒ کے مراسم بہت مضبوط تھے، استاذ زادہ ہونے کی وجہ سے تعلقات اور دوستی میں اور زیادہ نکھار تھا، جامعہ رشیدیہ کے قیام میں حضرت قاری صاحب ”مفتی صاحبؒ“ کے شانہ بشانہ رہے، حضرت مفتی صاحبؒ قاری صاحبؒ کے حفظ کا بہترین استاذ ہونے اور ان کی خدمات کے معترف تھے اور ان کے ساتھ اکرام کا معاملہ فرماتے تھے، حضرت قاری صاحبؒ اہل علم سے بڑا قرب اور تعلق رکھتے تھے بایں وجہ وہ حضرت مفتی صاحبؒ کے بڑے قدرداں تھے، ہر معالہ میں ان کا تعاون کرتے اور ان کے ساتھ احترام سے پیش آتے تھے، ایک موقع پر کچھ احباب نے حضرت قاری صاحبؒ کو وارڈ ممبری کے الیکشن کیلئے آمادہ کیا تو حضرت قاری صاحب نے اپنی جگہ مفتی صاحبؒ کو پیش کیا اور اس کیلئے بطور ضمانت جو رقم جمع ہونی تھی وہ بھی ازخود اپنی جیب خاص سے جمع کر دی اور مفتی صاحب کو الیکشن لڑایا، ایم ایل اے کے الیکشن میں جب مفتی صاحب نے حصہ لیا تو قاری صاحبؒ، مولانا انوار صاحب، حافظ ضمیر صاحب نے مل کر پوری دلجمعی سے محنت کر کے مفتی صاحبؒ کو الیکشن لڑایا، آپ ۱۹۴۱ء میں قاری احمد حسن صاحب کے یہاں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم والد محترم صاحب سے حاصل کی اور متوسطات کی تعلیم کے بعد دارالعلوم دیوبند تشریف لے گئے اور فقہ وفتاویٰ میں کمال حاصل کر کے سندِ فراغت حاصل کی فقہی جزئیات کی عبارات زبانی یاد ہوتی تھی بہت خاموش مزاج، سادہ وظریف طبیعت کے انسان تھے قوم وملت کا درد رکھتے تھے خطابت ووعظ سے دلچسپی نہیں تھی لیکن جب کبھی کسی موقع پر بات کرتے تو عموماً فقہی انداز ہوتا، انھوں نے مدرسہ رشیدیہ کی داغ بیل ڈالی، بڑی محنتوں ومشقتوں سے اس کو پروان چڑھایا اور دورۂ حدیث شریف تک تعلیم کا نظم قائم کیا جو تا ہنوز جاری ہے اس وقت آپ کے

بڑے بیٹے مولانا ڈاکٹر خلیق احمد صاحب آپ کے جانشین ہیں مدرسہ کی تمام تر ذمہ داریاں اور فرائضِ اہتمام آپ ہی ادا کررہے ہیں اس کے علاوہ بھی تقریباً ۵۵/مدرسوں کی سرپرستی فرماتے تھے، آپ کی شخصیت اور قابلیت کی وجہ سے آپ کو لکھنؤ وقف بورڈ کا ممبر بھی منتخب کیا گیا، اسی طرح ۱۹۷۷ء میں نگینہ عیدگاہ کی تولیت کا اعزاز بھی آپ کو بخشا گیا جو آج تک آپ کے خاندان میں باقی ہے، آپ سے پہلے عیدگاہ کے متولی ڈاکٹر سید محمود صاحب تھے اُن سے پہلے حافظ محمد احمد ابن حضرت شاہ یٰسین صاحب متولی تھے، اگرچہ اس سلسلہ کی میٹنگ قاضی مسعود صاحب کے دولت خانہ پر ہوا کرتی تھی، عیدین کی نماز کیلئے بجنور سے قاضی حفیظ الدین تشریف لاتے تھے، وہ محلہ قاضی سرائے نگینہ کے باشندے تھے بجنور میں ان کی ملازمت تھی، آپ کے فرزند مولانا خلیل احمد صاحب کا بیان ہے کہ آپ بجلی محکمہ کے بھی ممبر رہے، ضلع بجنور کی جیل کے ممبر ہونے کا بھی اعزاز آپ کو حاصل ہے، کئی مرتبہ جیل کا دورہ کر کے قیدیوں کی مشکلات کو سن کر اس کا ازالہ فرمایا اس کے علاوہ آپ کو سیاست سے بھی بڑا گہرا تعلق تھا اور اسی کے تحت آپ کو ۱۹۷۷ء میں (ایم ایل اے) یعنی یوپی ودھان سبھا کے ممبر ہونے کا شرف بھی حاصل ہوا، تبلیغی جماعت اور جمعیۃ علماء ہند سے بھی آپ کے رابطے مضبوط تھے، ایک ٹرم آپ ضلع جمعیۃ کے جنرل سکریٹری رہے، غرض آپ نے دینی ودنیاوی دونوں لائن سے قوم وملت کی خدمات انجام دیں آپ کو ذیا بطیس کا عارضہ تھا اور اسی مرض میں ۲۷ نومبر ۱۹۹۶ء کو ۵۵ سال کی عمر میں وصال فرمایا۔

(مولانا [illegible]ار صاحب، حافظ ضمیر صاحب، خورشید علی صاحب مکر[illegible]یدگاہ عرف صوفی جی)